ISSN: 2959-2224 (Online) and 2959-2216 (Print)
Open Access: https://journals.iub.edu.pk/index.php/uas/index
Publisher by: Department of Hadith, The Islamia University of Bahawalpur, Pakistan.

الیواقیت الوھاجہ فی شرح سنن ابن ماجہ کا منہج واسلوب

Al-Yawaqit Al-Wahhajah Fi Sharh Sunan Ibn Majah: Its Methodology and Style

Muhammad Akhlaq
PhD research scholar, Department of Islamic Studies, Mohi-ud-Din Islamic University, Azad Kashmir
Syed Jawad Haidar*
PhD research scholar, Department of Islamic Thought and Culture
National University of modern languages, Islamabad

Abstract
The Qur'an and Hadith are the primary sources of Islamic teachings, with Hadith playing an essential role in the interpretation and understanding of Islam. Scholars have continuously written and researched Hadith throughout history to preserve and explain its significance. Among the renowned Hadith collections is *Sunan Ibn Majah*, which has been extensively studied and commented upon. One notable commentary is *Al-Yawaqit Al-Wahhajah*, written in Urdu by Allama Abdul Razzaq Bhutralvi. This work stands out for addressing contemporary needs and providing valuable insights into the Hadith. Given its importance, this study examines the structure and stylistic features of the book, shedding light on its scholarly contributions and relevance in modern times.

Keywords: Hadith, Sunan Ibn Majah, Al-Yawaqit Al-Wahhajah, Islamic Scholarship, Commentary, Structure, Style

تمہید

قرآن وحدیث اسلام کے بنیادی مصادر ہیں، جن کی تعلیمات وہدایات پر عمل کرنا ہر مسلمان کے لیے ضروری ہے۔ قرآن مجید کی طرح حدیث بھی دین اسلام میں ایک قطعی حجت ہے، کیونکہ اس کی بنیاد بھی وحی الٰہی ہے۔ حدیث کے بغیر اسلام کی کوئی بھی تشریح وتعبیر مکمل نہیں ہوسکتی، اسی اہمیت کے پیشِ نظر محدثین نے مختلف ادوار میں حدیث کی خدمات کا فریضہ سرانجام دیا، قرونِ اولیٰ کے محدثین نے محنتِ شاقہ کرتے ہوئے حدیث کی تدوین کی، علوم حدیث متعارف کرائے یہ سلسلہ وقت کے ساتھ بغیر کسی تعطل کے جاری ہے، متاخرین نے متونِ حدیث کی تشریح وتوضیح کی، شرح الحدیث باقاعدہ ایک فن کی صورت اختیار کیے ہوئے ہے۔ عصر حاضر میں بھی کئی شخصیات نے حدیث کی شروحات مرتب کی ہیں۔ ان شروحات میں ایک مفید شرح "الیواقیت الوھاجہ فی شرح سنن ابن ماجہ" بھی ہے، اس کے شارح عصر حاضر کے معروف محدث وفقیہ علامہ قاضی عبد الرزاق بھترالوی رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔

* Email of corresponding author: syedjawadshah272@gmail.com

علامہ بھترالوی رحمۃ اللہ علیہ کی شرح کئی اعتبارات سے اہمیت کی حامل ہے، بلاشبہ اسے قدیم وجدید شروحات کی جامع کہا جاسکتا ہے۔ ذیل میں شارح اور ان کی کتاب کے منہج واسلوب اور خصوصیات کو ذکر کیا جاتا ہے۔

مصنف کا تعارف

قاضی عبد الرزاق بن قاضی عبد العزیز بھترالوی رحمۃ اللہ علیہ، آپ چکوال کے ایک گاؤں حطار میں پیدا ہوئے، وہاں سے آپ کے والدین راولپنڈی کے مضافاتی علاقہ بھترال میں منتقل ہو گئے، اسی نسبت سے آپ اپنے نام کے ساتھ حطاروی اور بھترالوی کی نسبت لکھتے تھے۔ آپ کا تعلق ایک علمی اور روحانی خاندان سے تھا، ابتدائی تعلیم اپنے گھر پہ ہی حاصل کی۔ بعد ازاں کبار علماء ومشائخ کے سامنے زانوئے تلمذ ہو کر علم ومعرفت کی دولت حاصل کی۔ آپ نے تاجدار گولڑہ پیر مہر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے جانشین پیر غلام محی الدین المعروف بابو جی کے دست حق پرست پر بیعت کر کے سلوک کی منازل طے کیں، مولانا محب النبی، مولانا گل اکرام، قاضی اسرار الحق، مفتی محمد حسین نعیمی، مولانا عبد القدوس، اور مولانا اشرف سیالوی رحمہم اللہ سے دینی علوم حاصل کیے۔[1] علامہ عبد الرزاق بھترالوی رحمۃ اللہ علیہ نے اسرار العلوم راولپنڈی، الجامعہ القادریہ فیصل آباد اور جامعہ رضویہ ضیاء العلوم راولپنڈی میں تدریس کے فرائض سرانجام دیے، بعد ازاں جامعہ جماعتیہ مہر العلوم کے نام سے شکریال راولپنڈی میں ادارہ قائم کیا اور تادم زیست اسی سلسلے کو جاری رکھا۔ علامہ بھترالوی رحمۃ اللہ علیہ 10 جون 2020 کو اپنے خالقِ حقیقی سے جاملے۔

تصانیف: آپ نے پچاس سے زائد کتب تصنیف کی ہیں، جن میں سے چند اہم کتب درج ذیل ہیں: تفسیر نجوم الفرقان (22 جلدیں)، الیواقیت الوھاجہ، تذکرۃ الانبیاء، شمع ہدایت، تسکین الجنان فی محاسن کنز الایمان، نجوم التحقیق، شمائلِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم وغیرہ۔

حواشی: علامہ بھترالوی رحمۃ اللہ علیہ نے درس نظامی کے نصاب میں شامل کئی کتب پر حواشی بھی تحریر کیے، جیسے: ذريعة النجاح على نور الايضاح، المظهرالنوري على المختصر القدوری، كشاف الحقائق على كنزالدقائق، جواهر السناية على الهداية، اس کے علاوہ کئی کتب کے اردو حاشیے اور ملخص وخلاصہ جات بھی تحریر کیے۔[2]

الیواقیت الوھاجہ کا تعارف

الیواقیت الوھاجہ حدیث کی معروف کتاب سنن ابن ماجہ کی اردو شرح ہے۔ یہ شرح پانچ جلدوں پر مشتمل ہے۔ اس کی طباعت کا اہتمام عالمی مبلغ اسلام الشیخ پیر محمد بدر عالم جان زیدہ مجدہ نے کیا۔ یہ شرح کتب خانہ خیریہ مرشد آباد شریف پشاور وخانقاہ نقشبندیہ اسلام آباد سے شائع ہوئی۔ کتاب کے شروع میں مفتی منیب الرحمان (صدر تنظیم المدارس اہلسنت پاکستان) اور الشیخ پیر محمد بدر عالم جان زیدہ مجدہ کی تقاریظ بھی شامل ہیں۔ ذیل میں اس کتاب کے منہج واسلوب اور خصوصیات کو ذکر کیا جاتا ہے۔

الیواقیت الوھاجہ کا منہج واسلوب

ہر کتاب کے شروع میں مقدمہ یا تمہید ذکر کرتے ہیں، جس میں اس باب سے متعلقہ اہم امور، لغوی واصطلاحی معانی وغیرہ کو ذکر کرتے ہیں۔ مثلاً کتاب المساجد کے آغاز میں مسجد کا لغوی معنٰی، اصطلاحی معنی ذکر کیا، مساجد کی اہمیت کو بیان کرنے کے لیے پانچ

احادیث ذکر کیں، مساجد میں قیام کے متعلق اعتراض اور اس کے جوابات ذکر کیے۔ الفاظ کی لغوی بحث، سند پر کلام، متن کی تشریح، محدثین اور فقہاء کے اقوال سے استفادہ، اقوال میں سے کسی قول کی ترجیح اور اس کی وجوہات کو بھی ذکر کرتے ہیں۔

احادیث کی اعراب سازی

علامہ بھترالوی رحمۃ اللہ علیہ نے احادیث کی تشکیل واعراب کا اہتمام کیا ہے تاکہ ایسے حضرات جو عربی سے ناواقف ہیں وہ بھی عربی متن پڑھ سکیں۔ اعراب کی تشکیل میں عربی قواعد کو مد نظر رکھا گیا ہے۔

سادہ اور آسان فہیم ترجمہ

احادیث کا اردو ترجمہ کیا گیا ہے۔ اردو ترجمہ انتہائی سلیس اور عام فہم ہے۔ مترجم نے اردو کے مشکل الفاظ استعمال کرنے سے گریز کیا ہے، اسی طرح ترجمہ کرنے میں اثباتی پہلو کو مدِ نظر رکھا گیا ہے۔

الفاظ کی لغوی تحقیق

الفاظ کی لغوی تحقیق کے لیے علماءِ لغت کے اقوال پیش کرتے ہیں۔ بعض مقامات پر ایک لفظ کی وضاحت کے لیے آئمہ کے مختلف اقوال، لغات، ابواب، مادہ اشتقاق، اعراب اور صفات وغیرہ کو ذکر کرتے ہوئے کسی معنیٰ کو ترجیح دیتے ہیں۔ باب النهي أن يقال: صلاة العتمة ، نمازِ عشاء کو عتمة نہ کہا جائے اس باب کے ضمن میں حدیث کی تشریح کرتے ہوئے عتمة کی وضاحت کرتے ہیں :"عتم (ض)عتما، الليل رات کا ایک حصہ گزر جانا، عن الامر کام کرتے کرتے رک جانا، قراة مہمانی کے کھانے میں دیر کرنا، کہتے ہیں ماعتم ان وقف بنادیر نہیں کی ہمیں ٹھہرانے، روکنے میں، حمل علیہم فما عتم حملہ کیا تو منہ نہیں پھیرا۔ الرجل تاریکی میں چلنا، الطائر پرندے کا انسان کے سر پر پھڑ پھڑانا۔ اعتم قریٰ الضیف، قری الضیف مہمانی کے کھانے میں دیر کرنا، دیر ہونا (لازم ومتعدی)حاجتہ موخر کرنا، مؤخر ہونا"۔

"ع تمت (ن،ض)عتما، اعتمت، تعتمت، استعتمت ، الناقة عشاء کے وقت اونٹنی کا دوہا جانا، التعتم دوہنے میں دیر کرنا، العتم بضم التاء، العتم بفتح التاء، جنگلی زیتون کا پیڑ، العتمة رات کی پہلی تہائی کی اندھیری، دیر کرنا"۔[3]

لغوی بحث کرنے کے بعد شارحین کے اقوال سے استشہاد کرتے ہیں۔

مترادف ومتضاد الفاظ کی وضاحت

علامہ بھترالوی رحمۃ اللہ علیہ حدیث کی تشریح کرتے ہوئے مترادف و متضاد الفاظ اور ان کے معانی و مفاہیم کے درمیان پائی جانے والی نسبت اور فرق کو واضح کرتے ہیں۔ ضعیف و سقیم میں فرق کی وضاحت کرتے ہوئے رقمطراز ہیں : سقیم خاص ہے صرف مریض پر بولا جاتا ہے اور ضعیف عام ہے جو بیمار کو بھی شامل ہے اور بوڑھے کو بھی شامل ہے، اور ہر عاجز جو حاضر نہ ہو سکے وہ بھی ضعیف ہے۔ سقیم کے بعد ضعیف کو ذکر کیا تاکہ دلیل بہت پختہ ہو جائے کہ اگر ان لوگوں کی مشقت کا خوف نہ ہوتا تو ضرور ہی عشاء کی نماز کو نصف رات تک مؤخر کر دیتا۔[4]

سند حدیث پر بحث اور حکم

علامہ بھترالوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی شرح میں راویانِ حدیث پر کلام کیا ہے۔ آئمہ جرح و تعدیل کے اقوال کو ذکر کیا ہے۔ کسی راوی پر ثقہ یا ضعیف کا حکم لگانے میں کسی ایک امام کے قول پر اکتفاء نہیں کرتے بلکہ کئی آئمہ کے اقوال ذکر کرتے ہیں۔ اگر کوئی راوی مختلف فیہ ہو تو ان اقوال میں سے کسی قول کو ترجیح دیتے ہیں یا کسی قول پر استدراک کرتے ہیں، اپنی رائے کا اظہار کرتے ہیں۔ مثلاً ایک راوی ہے مالک بن سعیر جسے امام ابو داؤد نے ضعیف قرار دیا ہے اس کے متعلق آپ لکھتے ہیں کہ بخاری نے اسے مقارب الحدیث کہا، ابو ذرعہ، ابو حاتم، دار قطنی، ذھبی نے صدوق کہا، ابن حبان نے ثقہ کہا، ابن حجر نے لا باس سے تعبیر کیا، اس لیے راقم کے نزدیک ابو داؤد ضعیف کا قول کرنے والے منفرد ہیں، تو ان کا ضعیف کا قول ضعیف ہے۔[5] اسی طرح بعض مقامات پر لکھا جب زیادہ حضرات نے ثقہ کہا تو ضعیف کا قول غیر معتبر ہو گیا۔

علامہ بھترالوی رحمۃ اللہ علیہ سند حدیث پر حکم لگانے میں بڑی احتیاط کرتے ہیں۔ انہوں نے کسی مقام پر یہ نہیں لکھا کہ یہ حدیث صحیح ہے یا ضعیف۔ بلکہ سند پر حکم لگانے میں ان کا خاص منہج و اسلوب ہے، وہ حکم اس انداز میں لگاتے ہیں کہ اس حدیث کا اسناد صحیح ہے یا اس حدیث کا اسناد ضعیف ہے۔ اسی طرح شارح صرف راوی یا سند پر حکم نہیں لگاتے بلکہ متن حدیث پر اگر کوئی اشکال ہوں ان کو بھی ذکر کرتے ہیں، اور حدیث کے معمول بہ یا غیر معمول بہ ہونے کی بھی وضاحت کرتے ہیں۔ سنن ابن ماجہ کی ایک روایت جس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اگر مرد ایام مخصوصہ میں ازدواجی تعلقات قائم کرئے تو اس پر صدقہ لازم ہے، کی شرح کرتے ہوئے یہ عنوان قائم کیا ہے " حدیث متن کے لحاظ پر مضطرب ہونے کی وجہ سے قابلِ استدلال نہیں"، اور اس کے ضمن میں اپنے موقف کو ان الفاظ میں بیان کیا اور یہ بھی خیال رہے کہ حدیث سند کے لحاظ پر صحیح ہونے کے باوجود مضطرب ہے، اضطراب متن کے لحاظ پر اور حدیث کی صحت سند کے لحاظ پر ہے۔ حدیث نمبر 650 کے ضمن میں اسی حدیث کے متعلق لکھا کہ یہ مضطرب و منسوخ ہے۔[6]

ضعیف حدیث کو مؤثر بنانے میں علامہ بھترالوی رحمۃ اللہ علیہ کا منہج

ضعیف حدیث کے متعلق محدثین کے مختلف نظریات ہیں۔ جمہور محدثین نے فضائل اعمال میں ضعیف حدیث کو قبول کیا ہے۔ علامہ بھترالوی رحمۃ اللہ علیہ حتی المقدور ضعیف حدیث کے ضعف کو ختم کرنے کی کوشش کرتے ہیں، اس حدیث کی تخریج کرتے ہیں، متابع اور شواہد تلاش کرتے ہیں، ضعیف حدیث سے مباح اور مستحب کو ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں : مسجد کی فضیلت سے متعلق ایک حدیث کے بارے میں لکھا:

"یہ حدیث ضعیف ہے، لیکن فضائل میں معتبر ہے۔ اس حدیث سے مساجد کی افضلیت کا ذکر ہے، احکام واجبہ کا ذکر نہیں کہ حدیث ضعیف سے وہ ثابت نہیں لیکن فضائل ثابت ہیں"۔[7]

اسی طرح غسل میت اور پردہ پوشی کے متعلق ایک حدیث پر ضعف کا حکم ہے، اس پر شارح نے اپنا مؤقف ان الفاظ میں ذکر کیا : " یہ حدیث اگرچہ ضعیف ہے البانی کا موضوع کہنا تو اس کی عادت کے مطابق اس کی سینہ زوری ہے۔ "یہ حدیث کنز العمال ج 15،

ص 571 پر بھی موجود ہے۔ اس حدیث سے استحبابی حکم ثابت کیا جارہا ہے، وجوبی حکم ثابت نہیں کیا جارہا ہے، کیا ہی اسلامی قوانین کی شان ہے کہ مسلمان کے عیوب کی پردہ پوشی کا حکم دیا گیا ہے کہ وہ زندہ ہو یا فوت ہو چکا ہو"۔[8]

حدیث کی تخریج

علامہ بھترالوی رحمۃ اللہ علیہ احادیث کی تشریح کے ساتھ تخریج بھی کرتے ہیں۔ مصادر اصلیہ سے کئی حوالہ جات ذکر کرتے ہیں۔ حوالہ ذکر کرنے میں جب صحاح ستہ سے ذکر کریں تو کتاب یا باب کو ذکر کرتے ہیں، دیگر کتب سے حوالہ ذکر کرنے میں جلد اور صفحہ نمبر ذکر کرتے ہیں۔ ذیل میں ہم نماز عصر سے متعلق ایک حدیث کی تخریج ذکر کرتے ہیں۔

"اس حدیث کا اسناد صحیح ہے اور یہ حدیث بخاری نے جہاد، مغازی، تفسیر، دعوات، مسلم نے مساجد، ابو داؤد، نسائی نے صلاۃ، ترمذی نے تفسیر، عبد الرزاق نے ج 1: ص576: ، ابن حبان نے ج 5: ص39:، دارمی نے ج1، ص224:، بغوی نے شرح السنہ ج2:، ص233:، بیہقی نے کبریٰ ج1:، ص 460:اور معرفۃ السنن والآثار ج1:، ص480:، طحاوی نے شرح معانی الآثار ج1:، ص173:، امام احمد نے ج1:، ص81:، ابو یعلیٰ نے ج1:، ص312، بزار نے ج2:، ص 180: میں بھی ذکر کی ۔ یہ حدیث حضرت علی رضی اللہ عنہ سے متعدد طرق سے مروی ہے"۔[9]

زیر نظر حدیث کی نظیر ارشاداتِ نبویہ

علامہ بھترالوی رحمۃ اللہ علیہ حدیث کی تخریج کے ساتھ ساتھ اس حدیث سے متعلقہ دیگر احادیث کو ذکر کرتے ہیں، اس کے لیے " زیر نظر حدیث کی نظیر ارشاداتِ نبویہ یا اسی کی نظیر ارشادِ نبوی"، کا عنوان قائم کرتے ہیں، اس طرح وہ حدیث کی تشریح میں کئی احادیث کو بطورِ استشہاد پیش کر کے ان سے استدلال کرتے ہیں۔

حدیث میں موجود حکمت اور فوائد کو بیان کرنا

شرح حدیث کے ضمن میں اس حدیث سے مستنبط ہونے والے احکام، مسائل، فوائد، حکمتیں، سبب اور وجوہات کو بیان کرتے ہیں، بعض مقامات پر ایک حدیث سے دس دس مسائل یا فوائد کا ذکر کرتے ہیں۔ اسی طرح وجوہات ذکر کرنے میں لغوی اور اصطلاحی معنی میں مناسبت ذکر کرتے ہیں۔ جیسے جمعہ کو جمعہ کہنے کی وجوہ میں علامہ نے چھ وجوہات ذکر کی ہیں۔

آئمہ اربعہ اور دیگر کے اقوال ذکر کر کے ترجیح دینا

حدیث کی تشریح کرتے ہوئے مختلف فیہ مسائل میں آئمہ اربعہ اور غیر مقلدین کے مؤقف و نظریات، دلائل اور اعتراضات کو ذکر کر کے جوابات بھی تحریر کرتے ہیں۔ مثلاً : قرات خلف الامام کے مسئلہ میں احناف کے مؤقف کو ذکر کیا، اس پر دلائل پیش کیے۔

فقہی احکام کا استنباط

سنن ابن ماجہ مین فقہی ابواب کی ترتیب کے مطابق احادیث کو جمع کیا گیا ہے۔ شارح نے احادیث کی وضاحت کرتے ہوئے فقہی احکام کو مستنبط کیا ہے، ایسے مسائل جن پر آئمہ اربعہ کا اختلاف ہے ان مسائل کو مدلل و مفصل ذکر کیا ہے۔ احادیث کی فنی حیثیت

اور ترجیح کے مختلف اصولوں کو مدِ نظر رکھتے ہوئے احناف کے مؤقف کو ترجیح دی ہے، احناف پر ہونے والے اعتراضات کو ذکر کر کے جواب دیا ہے، دیگر آئمہ کے دلائل پر نقد کیا ہے۔

ترجمۃ الباب کی حدیث سے مناسبت کا ذکر

محدثین کا اسلوب ہے کہ وہ ابواب قائم کرتے ہیں اور ان کے ضمن میں احادیث کو ذکر کرتے ہیں۔ امام ابن ماجہ کا اسلوب بھی یہی ہے، بعض مقامات پر ترجمۃ الباب اور حدیث میں مطابقت واضح نہیں ہوتی۔ علامہ بھترالوی رحمۃ اللہ علیہ اس مطابقت کو بھی ذکر کرتے ہیں۔ امام ابن ماجہ نے باب القبلة میں مقام ابراہیم سے متعلق حدیث ذکر کی۔ اس پر شارح نے سوالیہ انداز میں عنوان قائم کیا: اس حدیث کا باب سے کیسے تعلق ہے؟ جبکہ باب میں قبلہ کا ذکر ہے اور حدیث مقام ابراہیم کے بارے میں ہے۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ مقام ابراہیم کے متعلق ایک قول یہ بھی ہے کہ اس سے مراد کعبہ شریف ہے۔ جب کعبہ شریف مراد لیا جائے تو واضح ہے کہ کعبہ کو قبلہ بناؤ، مصلی کا مطلب قبلہ ہو گا۔

اسی طرح باب صلوۃ المسافر کی ایک حدیث کی باب سے مطابقت ذکر کرتے ہوئے رقمطراز ہیں: "باب سے مناسبت یہ ہے کہ حج سے فارغ ہونے کے بعد مسافر مکہ میں پندرہ دنوں سے کم ٹھہرنے کی نیت کرے، اور اگر پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت کرے تو مقیم ہو گا، لیکن مکہ سے ہجرت کرنے والے صحابہ کرام تین دنوں سے زیادہ نہ ٹھہریں"۔

اشعار

علامہ بھترالوی رحمۃ اللہ علیہ حدیث کی تشریح و توضیح کرنے کے لیے اردو، فارسی اور عربی اشعار بھی ذکر کرتے ہیں۔ عربی اشعار سے لغوی معنیٰ کی وضاحت کرتے ہیں جبکہ فارسی اور اردو اشعار کو بطور توضیح و تشریح ذکر کرتے ہیں۔ جیسے: حدیث کی اہمیت کو بیان کرنے کے لیے درج ذیل اشعار ذکر کیے ہیں۔

قولِ حق قرآن ہے قولِ پیغمبر ہے حدیث — اہل دل کے سامنے تقریر ہے دونوں کی ایک

اس نے پھیرا دل اس نے دعوتِ ایمان دی — وہ خدا یہ نبی تدبیر ہے دونوں کی ایک [10]

اسی طرح عورتوں کو پردہ کی تلقین کرتے ہوئے بھی اشعار ذکر کرتے ہیں:

بہل اے دخترک ایں دلبری ہا — مسلمان را نہ زیبد کافری ہا

اگر پندے زدرویشے پذیری — ہزار امت بمیرد تو نہ میری

بتولے باش وپنہاں شوزیں عصر — کہ در آغوشِ شبیرے بگیری [11]

عصری مسائل کا حل

شارحینِ حدیث نے شروحات میں اپنے دور کے فقہی، معاشرتی اور اخلاقی مسائل پر تفصیل سے روشنی ڈالی ہے۔ علامہ بھترالوی رحمۃ اللہ علیہ شیخ الحدیث ہونے کے ساتھ اپنے دور کے ایک عظیم فقیہ بھی تھے، عصر حاضر کے مسائل اور فتن پر ان کی گہری نظر

تھی۔ سنن ابن ماجہ کی شرح کرتے ہوئے بھی علامہ نے عصر حاضر کی اصطلاحات اور وسائل وغیرہ کو ذکر کیا ہے۔ سمت قبلہ کو معلوم کرنے کے طریقے کی وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں :"پاکستان میں قبلہ معلوم کرنے کے لیے 28 مئی دن کے دو بج کر سولہ، سترہ منٹ پر کھونٹی زمین میں گاڑ کر دیکھیں جس طرف سایہ جاری ہو، اس طرف کھڑے ہو کر کھونٹی کو اپنی پیشانی کے سامنے رکھیں، وہی قبلہ ہے۔ اور 16 جولائی کے دو بج کر پچیس، چھبیس منٹ پر یہی عمل کریں، قبلہ کی سمت معلوم ہو جائے گی"۔[12]

اسی طرح سفر کی مقدار جس سے احکام شرع بدل جاتے ہیں وہ تین دن اور تین راتوں کا سفر ہے، عصر حاضر میں اس کی مقدار کے متعلق لکھا کہ 92 کلو میٹر اور 537 میٹر بنیں گے۔ اب یہی مقدار سفر ہے۔[13]

عورتوں کے مسجد نہ جانے کے متعلق رقمطراز ہیں:"راقم کے زمانہ میں موبائل اور سکوٹر پر غنڈوں کی گلی، کوچوں بلکہ شاہراہوں پر غنڈہ گردی کی وارداتوں نے عورتوں کا چلنا مشکل کر دیا ہے، تو اس زمانہ میں عورتوں کو مساجد سے روکنے کی وجہ بہت کی کامل پائی جاتی ہے"۔[14]

جدت و تخلیق

علامہ بھترالوی رحمۃ اللہ علیہ صرف آئمہ کے اقوال و آثار پیش کرنے پر اکتفاء نہیں کرتے بلکہ وہ اپنے مؤقف کو بھی ذکر کرتے ہیں۔ اپنی رائے کا اظہار کرنے میں وہ کسی قسم کے دعوے نہیں کرتے بلکہ عجز کا اظہار کرتے نظر آتے ہیں۔

راوی پر صحت یا ضعف کا حکم لگانے میں، متن حدیث پر حکم لگانے میں، مسائل کو اخذ کرنے میں، حدیث کو عصری مسائل پر منطبق کرنے میں، فقہاء کے اقوال میں سے کسی کو ترجیح دینے یا کسی پر نقد کرنے میں وہ اپنی رائے کا برملا اظہار کرتے ہیں۔

محدثین وفقہاء پر استدراک

علامہ بھترالوی رحمۃ اللہ علیہ اصول و قواعد کی بنیاد پر آئمہ کے اقوال پر نقد بھی کرتے ہیں، علامہ ابن جوزی نے سنن ابن ماجہ کی تقریباً 35 احادیث پر وضع کا حکم لگاتے ہوئے موضوع قرار دیا ہے۔ علامہ بھترالوی نے الیواقیت الوھاجہ کی جلد اول کے شروع میں ایسی 18 روایات ذکر کی ہیں جنہیں ابن جوزی نے موضوع کہا جبکہ وہ روایات موضوع نہیں بلکہ ضعیف ہیں۔ سنن ابن ماجہ کی حدیث نمبر 1384 جو صلوۃ حاجت سے متعلق ہے اسے ابن جوزی نے موضوع کہا۔ اس پر علامہ بھترالوی رحمۃ اللہ علیہ نے درج ذیل الفاظ میں نقد کیا ہے۔

"اس حدیث کو ابن جوزی نے موضوعات میں شامل کیا ہے، اور کہا ہے فیه فائد ضعیف کہ اس کی اسناد میں فائد بن عبد الرحمن ہیں جو ضعیف ہیں۔ یہاں بھی ابن جوزی کے کلام میں تضاد ہے (راوی ضعیف ہو تو حدیث ضعیف ہوتی ہے نہ کہ موضوع۔ راقم)

لیکن سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے تعقبات میں ذکر کیا ہے کہ یہ حدیث ترمذی نے ذکر کی ہے اور کہا ہے کہ یہ حدیث غریب ہے اور اس کی اسناد میں کلام ہے کہ فائد بن عبد الرحمن ضعیف راوی ہیں اور ابن ماجہ نے اس کو ذکر کیا ہے اور حاکم نے کہا ہے کہ فائد بن عبد الرحمٰن مستقیم الحدیث ہیں۔ اور اس حدیث کی شاہد حدیث طبرانی نے باب الدعاء میں حضرت انس سے روایت ذکر کی ہے۔

راقم کے نزدیک حاکم کا قول مسدرک میں بہت نظر آتا ہے،وہ کہتے ہیں فائد بن عبد الرحمٰن ابوالورقاء کوفی کا شمار تابعین میں ہے، لیکن ایک جماعت نے ان کا پیچھا کیا ہے۔ وهو مستقيم الحديث الا ان الشيخين لم يخرجا عنه ۔وہ مستقیم الحدیث ہیں(ان کا حدیث بیان کرنا صحیح ہے)مگر بخاری ومسلم نے ان کی احادیث کی تخریج نہیں۔ (بخاری ومسلم میں کسی راوی کی حدیث کا ذکر نہ ہونا حدیث کو ضعیف نہیں کرتا۔ راقم)اگرچہ ذہبی نے فائد بن عبد الرحمٰن کو متروک کہا ہے۔ لیکن صرف ابن جوزی اور ذہبی کے اقوال کو وحی کا درجہ دینا بھی کوئی دانشمندی نہیں (راقم)۔[15]

اسی طرح متن حدیث، حدیث سے مستنبط شدہ احکام کے حوالے سے بھی محدثین، فقہاء اور غیر مقلدین پر نقد واستدراک کرتے نظر آتے ہیں۔

حوالہ دینے کا منہج

حوالہ دینے میں شارح نے کوئی ایک منہج اختیار نہیں کیا بلکہ ان کے نزدیک حوالہ دینے کے طریقوں میں تنوع پایا جاتا ہے۔ کبھی صرف صاحب کتاب کا نام ذکر کرتے ہیں کہ فلاں امام نے اسے ذکر کیا ہے، کبھی صرف کتاب کا نام ذکر کرتے ہیں، کسی مقام پر کتاب اور اس کی جلد اور صفحہ نمبر درج کرتے ہیں۔ کسی مقام پر باب اور حدیث نمبر ذکر کرتے ہیں، کبھی ایک بات پر متعدد کتب کے حوالے ذکر کرتے ہیں۔

مصادر

شارح نے لغت، حدیث، اصول حدیث، اسماء الرجال، جرح وتعدیل، فقہ وتاریخ، ادب وبلاغت جیسے فنون کی متعدد کتب سے استفادہ کیا ہے۔ ان میں سے چند کتب جن سے اکثر مقامات پر استفادہ کیا ان کے نام درج ذیل ہیں۔ صحیحین، سنن اربعہ، فتح الباری، عمدۃ القاری، مرقاۃ، المنجد، شرح مسلم نووی، سیر اعلام النبلاء، تذکرۃ الحفاظ، تقریب التہذیب، لسان المیزان، انجاز الحاجہ، شروح سنن ابن ماجہ وغیرہ۔

ترغیبی اسلوب

حدیث کی وضاحت کرنے کے لیے ترغیبی اسلوب کو اختیار کرتے ہیں۔ جیسے عورت کا گھر میں نماز پڑھنا افضل ہے یا جماعت کے ساتھ،اس مسئلہ کی وضاحت کرنے کے لیے علامہ بھترالوی رحمۃ اللہ علیہ نے "آیئے ایک اور حدیث پاک سے یہی مسئلہ سمجھئے، کے نام سے عنوان قائم کیا ہے۔ بدعت کے متعلق بحث کرتے ہوئے عنوان قائم کیا "ایک اور حدیث کی طرف توجہ فرمائیں، اسی طرح ایک عنوان "اس عبارت میں دو چیزوں پر خصوصی توجہ فرمائیں۔[16] آیئے دیکھیے صحابی رسول ﷺ کا اذکار میں الفاظ بڑھانا۔[17] حدیث پاک کی وضاحت سے ایک اور مسئلہ حل ہو گیا۔

استفہامی اسلوب

قاری کی توجہ کو برقرار رکھنے کے لیے علامہ بھترالوی نے استفہامی اسلوب بھی اختیار کیا ہے۔ جیسے مشرک وکافر کا کیا حکم ہے۔[18] بخاری کی حدیث سے انحراف کیوں۔ سجدہ میں اعتدال کیا ہے۔[19] درود پڑھنا کہاں منع ہے۔[20]

عالم کو قاری پر برتری کیوں حاصل ہے؟[21]

خلاصہ کلام

مقالہ ہٰذا'الیواقیت الوھاجہ سنن ابن ماجہ' کا تحقیقی مطالعہ ہے۔ جو کہ سنن ابن ماجہ کی ایک مفید شرح ہے۔ تحقیق کی روشنی میں واضح ہوا کہ اس شرح میں احادیث کو مزین بالا عراب اور ان کا عام فہم آسان اردو ترجمہ کیا گیا ہے۔ نحوی، صرفی، بلاغی اور اعرابی حیثیت سے تحقیق و تشریح کی گئی ہے۔ سند حدیث پر محدثانہ کلام کیا گیا ہے۔ رجال سند کی تحقیق اور سند پر حکم لگایا گیا ہے۔ ترجمۃ الباب اور حدیث کے درمیان مطابقت کو ذکر کیا گیا ہے۔ تخریج حدیث کا اہتمام کیا گیا ہے۔ دلائل فقہیہ کا التزام کیا گیا ہے۔ حنفی مذہب کے مؤقف کو بالدلائل بیان کیا گیا ہے۔ حدیث سے مستفاد دعوتی اور تربیتی نکات واشارات کی وضاحت کی ہے۔ محدثین وفقہاء کے کثیر اقوال پیش کیے گئے ہیں۔ بعض مسائل میں فقہاء و محدثین پر نقد کیا ہے۔ لہٰذا سنن ابن ماجہ کی بہتر تفہیم اور شرعی تعلیمات کے حصول کے اس شرح کو نہ صرف علماء اور خواص کے لیے مفید قرار دیا جاسکتا ہے، بلکہ طلاب اور عوام الناس کے لیے دین مبین کے مصدر حدیث اور نبوی تعلیمات تک رسائی کے لیے اسے قابل قدر اثاثہ شمار کیا جاسکتا ہے۔

All Rights Reserved © 2024 This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License

حوالہ جات وحواشی

---

[1] ۔ بھترالوی، قاضی عبد الرزاق، نور الایضاح مع حاشیہ ذریعۃ النجاح، ناشر مکتبہ امام احمد رضا، راولپنڈی، ص07۔

Bhutralvi, Qazi Abdul Razzaq, Noor Al-Idah with the marginal notes of Dhariyat Al-Najah, published by Maktabah Imam Ahmad Raza, Rawalpindi, p. 07.

[2] ۔ بھترالوی، قاضی عبد الرزاق، المظہر النوری حاشیہ علی المختصر القدوری، مقدمہ (ترجمۃ المحشی: محمد اسحاق ظفر ہزاروی) ص06۔

Bhutralvi, Qazi Abdul Razzaq, ***Al-Mazhar Al-Noori: Commentary on Al-Mukhtasar Al-Quduri***, Introduction (Biography of the Commentator: Muhammad Ishaq Zafar Hazarvi), p. 06.

[3] . بھترالوی، قاضی عبد الرزاق، **اليواقيت الوھاجہ فی شرح سنن ابن ماجہ**، ناشر کتب خانہ خیریہ، مرشد آباد شریف پشاور، خانقاہ نقشبندیہ اسلام آباد، 938\1

Bhutralvi, Qazi Abdul Razzaq, ***Al-Yawaqit Al-Wahhajah Fi Sharh Sunan Ibn Majah***, published by Kutub Khana Khairiyah, Murshidabad Sharif, Peshawar, Khanqah Naqshbandiyyah, Islamabad, 1/938**.**

[4] ۔ ایضاً، 921\1

Ibid, 1/921.

[5] ۔ ایضاً، 1025\1

Ibid, 1/1024

[6] ۔ ایضاً، 859\1

Ibid, 1/859

[7] ۔ ایضاً، 846\2

Ibid, 1/846

[8] ۔ ایضاً، 911\2

Ibid, 1/911

[9] ۔ ایضاً، 909\1

Ibid, 1/909

[10] ۔ ایضاً، 45\1

Ibid, 1/45

[11] ۔ ایضاً، 91\1

Ibid, 1/91

[12] ۔ ایضاً، 313/2

Ibid, 2/313

[13] ۔ ایضاً، 371/2

Ibid, 2/371

[14] - ایضاً،2/692

Ibid, 2/692

[15] - ایضاً،1/26

Ibid, 1/26

[16] - ایضاً،2/211

Ibid, 2/211

[17] - ایضاً،2/294

Ibid, 2/294

[18] - ایضاً،1/721

Ibid, 1/721

[19] - ایضاً،2/93

Ibid, 2/93

[20] - ایضاً،2/182

Ibid, 2/182

[21] - ایضاً،2/280

Ibid, 2/280